سوال

(277)حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کرنے سے منع کیا؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

درج ذیل اثر سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کرنے کی لوگوں کو ممانعت کردی تھی۔ سنداً اس کی کیا حیثیت ہے اور اس کا کیا جواب ہے؟

(ومن مراسیل ابن ابی ملیکہ ان الصدیق جمع الناس بعد وفاۃ نبیھم فقال انکو تحدثون عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احادیث تختلون فیھا والناس بعدکم اشد اختلافا فلاتحدثوا عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شیئنا فمن سالکم فقولوا بیننا وبینکم کتاب اللله فاستحلوا حلالہ وحرموا حرامہ)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس اثر کو امام ذہبی نے تذکرۃ الحفاظ (1/2) میں بلاسند ذکر کیا ہے، قطع نظر اس سے خود انہوں نے اس کے مرسل ہونے کی تصریح کردی ہے، اس لئے یہ بھی غیر معتبر وناقابل التفات ہے، اور اگر اس کو ثابت تسلیم کرلیا جائے تو بھی خوارج کے لئے جو حدیث کو حجت شرعی نہیں مانتے۔ مفید نہیں ہے، اس لئے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کا مقصد روایت حدیث اور حدیث پر عمل کرنے سے روکنا نہیں تھا، بلکہ اس معاملہ میں تحقیق واحتیاط پر آمادہ کرنا مقصود تھا۔ حافظ ذہبی لکھتے ہیں:

(وکان أول من احتاط فی قبول الأخبار فروی بن شہاب عن قبیصة بن ذویب أن الجدۃ جاءت إلی أبی بکر تلتمس أن تورث فقال: ما أجدلک فی کتاب اللہ شیئنا وما علمت أن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ذکرلک شیئنا ثم سأل الناس فقام المغیرۃ فقال: حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یعطیھا السدس فقال لہ: ھل معک أحد؟ فشھد محمد بن مسلمة بمثل ذلک فأنفذہ لھا أبو بکر رضی اللہ عنہ

ومن مراسیل بن أبی ملیکة أن الصدیق جمع الناس بعد وفاۃ نبیھم فقال: إنکم تحدثون عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم أحادیث تختلفون فیھا والناس بعدکم أشد اختلافا فلا تحدثوا عن رسول اللہ شیئنا، فمن سألکم فقولوا بیننا وبینکم کتاب اللہ فاستحلوا حلالہ وحرموا حرامہ

فھذا المرسل یدلک أن مراد الصدیق التثبت فی الأخبار والتحري لا سدباب الروایة، ألاتراہ لما نزل بہ أمر الجدۃ ولم یجدہ فی الکتاب کیف سأل عنہ فی السنة، فلما أخبرہ الثقة ما اکتفی حتی استظھر بثقة آخر ولم یقل حسبنا کتاب اللہ کما تقولہ الخوارج

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 2۔کتاب جامع الاشتات والمتفرقات

صفحہ نمبر 525

محدث فتویٰ